سورۂ زخرف

مکی ہے اسکے حروف ۳۴۰۰۔ کلمات ۸۳۳۔ آیات ۸۹۔ ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑا رحم والا ہے۔

حٰمٓ ۚ وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۙ اِنَّا جَعَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۚ وَاِنَّهٗ فِيْٓ اُمِّ الْكِتٰبِ لَدَيْنَا لَعَلِيٌّ حَكِيْمٌ ۗ اَفَنَضْرِبُ عَنْكُمُ الذِّكْرَ صَفْحًا اَنْ كُنْتُمْ قَوْمًا مُّسْرِفِيْنَ ۝

واضح کتاب کی قسم ہے کہ بیشک ہم نے اتارا اسے قرآن عربی (زبان) میں تاکہ تم (اسے) سمجھو۔ بیشک وشبہ ہمارے ہاں ہے (قرآن) اصل کتاب میں برتر حکمت والا ہے۔ تو کیا اسوجہ سے کہ تم لوگ حد سے تجاوز کرنیوالے ہو ہم تم سے بے تعلق ہو کر نصیحت کرنا چھوڑ دیں گے۔ ان آیات میں پہلے قرآن کا برحق اور منجانب اللہ ہونا اور اسکی بزرگی و برتری بیان فرمائی۔ پھر کفار کو مخاطب کیا کہ ہم ان نصائح و مواعظ کو تمھارے حد سے بڑھ جانے کے سبب ہرگز نہیں چھوڑیں گے بلکہ تمھیں نصیحت کرینگے کہ تم راہِ حق کی جانب لوٹو۔ جب قرآن اترنا شروع ہوا تو کفار انکار کرنے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جھٹلانے لگے اگر اسوقت قرآن کا نزول موقوف ہوجاتا تو امت راہِ راست پر

اُمِّ — حمزہ۔ کسائی وصل میں کسرہ ہمزہ سے۔
اِنْ — نافع۔ حمزہ۔ کسائی کسرہ ہمزہ سے حرف شرط ہے۔

ام الکتاب۔ ای اللوح المحفوظ قالہ ابن عباس رضی اللہ عنہما ومجاهد (ابن کثیر) صفحا۔ ضربت عنہ صفحا ای اعرضت عنہ وترکتہ (صراح) لہ لان کنتم (بیضاوی) ۱۲

نہ آتی اور ہلاک ہو جاتی لیکن اللہ تعالےٰ نے اپنی رحمت سے تیئیس۲۳ سال تک قرآن کا نزول
رکھا۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تکذیب کفار سے رنج نہ ہونے کے لئے سابق انبیا کا حال بیان
فرما کر اسطرح تسلی دی ۔ وَكَمْ اَرْسَلْنَا مِنْ نَّبِيٍّ فِي الْاَوَّلِيْنَ ۝ وَمَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ نَّبِيٍّ اِلَّا كَانُوْا
بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ فَاَهْلَكْنَآ اَشَدَّ مِنْهُمْ بَطْشًا وَّمَضٰى مَثَلُ الْاَوَّلِيْنَ ۝ اور ہم نے اگلی قوموں میں
بہت سے نبی بھیجے اور ان کے ہاں کوئی نبی نہیں آتا تھا مگر یہ لوگ اس سے ٹھٹھا کرتے تھے پھر
ہم نے ان (کفار قریش) سے زیادہ طاقت والوں کو ہلاک کر دیا اور اگلے لوگوں کے قصے
گذر چکے ہیں ۔ بوجہ استہزا سابقہ کفار کی ہلاکی کا ذکر فرما کر کفار قریش کو آگاہ فرماتا ہے کہ باوجود
اقرار قدرت کیوں شرک کرتے ہو جسطرح ارشاد ہے ۔ وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ خَلَقَهُنَّ الْعَزِيْزُ الْعَلِيْمُ ۝ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ مَهْدًا وَّجَعَلَ لَكُمْ فِيْهَا
سُبُلًا لَّعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۝ وَالَّذِيْ نَزَّلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءًۢ بِقَدَرٍ ۚ فَاَنْشَرْنَا بِهٖ بَلْدَةً مَّيْتًا ۚ كَذٰلِكَ
تُخْرَجُوْنَ ۝ وَالَّذِيْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا وَجَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الْفُلْكِ وَالْاَنْعَامِ مَا تَرْكَبُوْنَ ۝
لِتَسْتَوٗا عَلٰى ظُهُوْرِهٖ ثُمَّ تَذْكُرُوْا نِعْمَةَ رَبِّكُمْ اِذَا اسْتَوَيْتُمْ عَلَيْهِ وَتَقُوْلُوْا سُبْحٰنَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا
هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ ۝ وَاِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ۝ اور بیشک (اے نبی) اگر تم ان لوگوں سے

مِهَادًا نافع - مکی - ابوعمرو - ابن عامر جمع سے

تَخْرُجُوْنَ ابن ذکوان - حمزہ - کسائی - بصیغہ معروف

فانشرنا ۔ انشرہ اللہ تعالی احیاہ (مختار) انشار زندہ کردن (کنز) کذلک تخرجون ۔ یعنی یہ دلیل جسطرح قدرت الٰہی
اور اسکی حکمت پر دال ہے اسیطرح اسکی قدرت بعث وقیامت پر بھی دلالت کرتی ہے (کبیر) علی ظہورہ ضمیر کا مرجع لفظ ما ہے اسی لئے
ظہور کو جمع کیا اور باعتبار لفظ کے ضمیر کو مفرد لایا (خفاجی) مقرنین ۔ قال ابن عباس وقتادہ ای مطیقین (ابن کثیر) اقرن

پوچھو کہ آسمانوں کو اور زمین کو کس نے پیدا کیا تو ضرور کہیں گے کہ (اللہ) غالب دانا نے انھیں
پیدا کیا ہے (وہی ہے) جس نے تمھارے لئے زمین کو بچھونا بنایا اور اسمیں تمھارے لئے راستے بنائے
تاکہ تم راہ پاؤ (وہی ہے) جس نے آسمان سے اندازہ کے موافق پانی برسایا پھر ہم نے اُس سے مردہ
شہر کو زندہ کیا اسیطرح تم (زندہ کر کے) نکالے جاؤ گے۔ اور (وہی ہے) جس نے ہر قسم کی چیزیں پیدا
کیں اور تمھارے لئے کشتیاں اور چوپائے بنائے جن پر تم سوار ہوتے ہو کہ تم انکی پیٹھ پر (اچھی
طرح) بیٹھ جاؤ پھر جب اُن پر سوار ہو جاؤ تو اپنے پروردگار کا احسان یاد کرو اور کہو کہ پاک ہے وہ (ذات)
جس نے ان چیزوں کو ہمارا فرمانبردار کر دیا اور ہم اُنپر قابو پانیوالے نہ تھے اور بیشک و شبہ ہم اپنے
رب کی طرف لوٹ جانے والے ہیں۔ ان آیات میں فرمایا کہ اسکی نعمتوں کی وجہ سے اُسکا دل سے
احسان مانو اور زبان سے اسکی پاکی بیان کرو اور سیرِ دنیوی کے ساتھ ساتھ سیرِ آخرت کا بھی خیال
رکھو لیکن کفار ہیں کہ بجائے شکر و تسبیح کے شرک و ناشکری کرتے ہیں جیسی طرح ارشاد ہے۔ وَجَعَلُوْا

(بقیہ گذشتہ) للامر اطاقه وقوی علیه (قاموس) لمه علی بن ربیعہ سے روایت ہے۔ انھوں نے کہا کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ
عنہ کو دیکھا کہ ان کے سواری کا جانور لایا گیا جب آپنے اسکی رکاب میں پانوں رکھا تو کہا۔ بسم اللہ۔ جب اُسپر بیٹھ گئے تو کہا۔ الحمد للہ سبحان الذی الخ
پھر تین مرتبہ اللہ تعالےٰ کی حمد کی اور تین مرتبہ تکبیر کہی۔ پھر کہا کہ سبحانك لا اله الا انت قد ظلمت نفسي فاغفرلي۔ پھر حضرت
علی رضی اللہ عنہ ہنس دیے تو میں نے عرض کیا اے امیر المومنین آپ کیوں ہنسے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا ہی کرتے ہوئے
دیکھا اور آپ بھی ہنس رہے تھے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کیوں ہنسے۔ فرمایا کہ بندہ جب رب اغفرلی کہتا ہے تو
اللہ تعالےٰ کو اچھا معلوم ہوتا ہے۔ فرماتا ہے میرے بندے نے جان لیا کہ میرے سوا کوئی گناہ بخشنے والا نہیں ہے (ابن کثیر از ابوداود
و ترمذی و نسائی) اور اسی کے قریب قریب امام احمد نے ابن عباس و عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے روایت کی ہے (ابن کثیر) ١٢

لَهٗ مِنْ عِبَادِهٖ جُزْءًا ۭ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَكَفُوْرٌ مُّبِيْنٌ ۝ۧ اَمِ اتَّخَذَ مِمَّا يَخْلُقُ بَنٰتٍ وَّاَصْفٰىكُمْ بِالْبَنِيْنَ ۝ ع ۱۵
وَاِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِمَا ضَرَبَ لِلرَّحْمٰنِ مَثَلًا ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّهُوَ كَظِيْمٌ ۝ اَوَمَنْ يُّنَشَّؤُا
فِي الْحِلْيَةِ وَهُوَ فِي الْخِصَامِ غَيْرُ مُبِيْنٍ ۝ اور انھوں نے اس کے بندوں میں سے اسکی اولاد بنالی
کچھ شک نہیں کہ انسان بڑا صریح ناشکرا ہے۔ کیا اللہ نے اپنی مخلوقات سے (اپنے لئے) بیٹیاں چھانٹ
کرلیں اور تمھیں بیٹوں کے ساتھ خاص کردیا۔ اور جب انمیں سے کسی کو اس چیز کی خوشخبری دیجاتی
ہے جو اس نے رحمان کیلئے مثال بیان کی (یعنے لڑکی کی) تو اسکا چہرہ سیاہ پڑجاتا ہے اور وہ غم
سے گھٹنے لگتا ہے۔ کیا (اس نے ایسوں کو لیا) جو گہنے میں پرورش پائے اور جھگڑے میں (دلیل) نہ
بیان کرسکے۔ پھر اُس اولاد کی قسم جو کافر خدا کی جانب منسوب کرتے ہیں بطور خاص بیان فرماتا
ہے۔ وَجَعَلُوا الْمَلٰۗىِٕكَةَ الَّذِيْنَ هُمْ عِبٰدُ الرَّحْمٰنِ اِنَاثًا ۭ اَشَهِدُوْا خَلْقَهُمْ ۭ سَتُكْتَبُ شَهَادَتُهُمْ
وَيُسْــَٔلُوْنَ ۝ وَقَالُوْا لَوْ شَاۗءَ الرَّحْمٰنُ مَا عَبَدْنٰهُمْ ۭ مَا لَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ ۤ اِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ ۝
اور انھوں نے فرشتوں کو جو اللہ کے بندے ہیں عورتیں ٹھیرایا۔ کیا یہ لوگ انکی پیدایش کیوقت
حاضر تھے انکی گواہی لکھی جائیگی اور ان سے بازپرس ہوگی۔ اور کہتے ہیں کہ اگر رحمن چاہتا تو ہم
انھیں نہ پوجتے انھیں اسکا کچھ علم نہیں ہے وہ محض جھوٹ بولتے ہیں اُن کے ان خیالات کی

جُزُءًا شعبہ ضم کے سے۔
يَنْشَأُ نافع۔ مکی۔ ابو عمرو۔ ابن عامر۔ شعبہ۔ بصیغہ مجرد معروف
عِنْدَ نافع۔ مکی۔ ابن عامر۔ ابنکے بجائے (ن سے) یہ ظرف ہے
ءَاُشْهِدُوْا نافع دو ہمزوں سے ماضی مجہول باب افعال سے

جزءاً۔ اولاد چونکہ باپ کا جزء ہوتی ہے اس لئے یہاں اولاد مراد ہے (کبیر) اصفٰکم۔ اصفیتہ آثرتہ واختصصتہ (اساس) کظیم۔ ومکظوم ای مکروب (قاموس) کظم الغیظ وعلی الغیظ فھو کاظم وکظمہ الغیظ والغم أخذ بنفسہ فھو مکظوم وکظیم (اساس) یخرصون۔ خرص دروغ گفتن از باب نصر (صراح) ۱۲

لہ مشیت آلہی سے تعلق اشیاء عین توحید ہے۔ لیکن کافر بطور عناد وسرکشی کہتے تھے۔ اگر اسباب کو پیچ دل

٢٢، ٢٣ لغویت ظاہر کرنے کے لئے انکی دلیل عقلی کی نفی فرمائی۔ اور اس کے بعد فرماتا ہے کہ اُن کے ہاں
دلیل نقلی بھی نہیں ہے سوائے اس کے کہ اپنے گمراہ باپ دادوں کی تقلید کرتے ہیں ۔ اَمۡ اٰتَیۡنٰھُمۡ
کِتٰبًا مِّنۡ قَبۡلِہٖ فَھُمۡ بِہٖ مُسۡتَمۡسِکُوۡنَ ○ بَلۡ قَالُوۡۤا اِنَّا وَجَدۡنَاۤ اٰبَآءَنَا عَلٰۤی اُمَّۃٍ وَّاِنَّا عَلٰۤی اٰثٰرِھِمۡ
مُّھۡتَدُوۡنَ ○ کیا ہم نے اس (قرآن) سے پہلے انھیں کوئی کتاب دی ہے۔ پس اس سے یہ تمسک
کرتے ہیں۔ بلکہ کہتے ہیں کہ ہم نے اپنے باپ دادوں کو ایک طریقہ پر پایا اور بیشک ہم (بھی) انھیں
کے نشانِ قدم پر ٹھیک راہ پائے ہوئے ہیں۔ پھر اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسطرح تسلی
٢٤ دیتا ہے :۔ وَکَذٰلِکَ مَاۤ اَرۡسَلۡنَا مِنۡ قَبۡلِکَ فِیۡ قَرۡیَۃٍ مِّنۡ نَّذِیۡرٍ اِلَّا قَالَ مُتۡرَفُوۡھَاۤ اِنَّا وَجَدۡنَاۤ
اٰبَآءَنَا عَلٰۤی اُمَّۃٍ وَّاِنَّا عَلٰۤی اٰثٰرِھِمۡ مُّقۡتَدُوۡنَ ○ اور (اے نبی) اسیطرح ہم نے تم سے پہلے کسی گاؤں
میں کوئی (پیغمبر) ڈرانیوالا نہیں بھیجا مگر (یہی ہوا کہ) اُس (قریہ) کے دولتمندوں نے کہا
بیشک ہم نے اپنے باپ دادوں کو ایک طریقہ پر پایا اور بیشک ہم (بھی) انھیں کے نقش قدم پر
(انکی) پیروی کرنے والے ہیں۔ پھر گذشتہ نبی نے اسطرح کہا ۔ قٰلَ اَوَلَوۡ جِئۡتُکُمۡ بِاَھۡدٰی مِمَّا
٢٥ وَجَدۡتُّمۡ عَلَیۡہِ اٰبَآءَکُمۡ قَالُوۡۤا اِنَّا بِمَاۤ اُرۡسِلۡتُمۡ بِہٖ کٰفِرُوۡنَ ○ فَانۡتَقَمۡنَا مِنۡھُمۡ فَانۡظُرۡ کَیۡفَ کَانَ

قُلۡ نافع۔ مکی۔ ابوعمرو۔ شعبہ۔ حمزہ۔ کسائی بصیغہ امر۔

مستمسکون ۔ استمسک بہ اعتصم بہ (مختار) استمساک۔ چنگ درزدن (کنز) امۃ ۔ الامۃ الطریقۃ التی تأمای
تقصد (خفاجی) اٰثارھم ۔ اثر الشیئ حصول مایدل علی وجودہ والجمع اٰثار (مفردات) اثر۔ پے یعنے
نشانِ قدم بر خاک (کنز) قٰل اولو جئتکم ۔ یہ حکایت امر ماضی سے ہے جو گذشتہ نبی پر وحی ہوئی تھی (خفاجی) باھدی
افعل التفضیل کا صیغہ اُن کے زعم کی بنا پر ہے کیونکہ وہ اپنے دین کو ہی ہدایت سمجھتے تھے اگرچہ اُن کے طریقہ کو ہدایت سے کچھ

ع ۱۵ ۸ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ۝ع (پیغمبر نے) کہا کیا (تم اپنے باپ دادا ہی کی پیروی کروگے) اگرچہ میں تمھارے
پاس ایسا (دین) لاؤں جو اُس سے زیادہ رہنما ہے جس پر تم نے اپنے باپ دادا کو پایا ہے۔
وہ بولے بیشک ہم اس چیز کے منکر ہیں جس کے ساتھ تم بھیجے گئے ہو۔ پس ہم نے ان سے (سرکشی) کا
بدلہ لیا تو (اے نبی) دیکھو کہ جھٹلانیوالوں کا کیسا انجام ہوا۔ یہاں سابقہ کفار کی تباہی بیان
فرماکر حضرت ابراہیم علیہ السلام کا قصہ کہ آپنے اپنے والد کی تقلید بسبب مخالفت دلیل کے نہ کی۔ اگر
کفار قریش کو بھی تقلید ہی منظور ہے تو وہ دلیل پر اعتماد کرنے میں اپنے دادا ابراہیم علیہ السلام
کی جو اولو العزم نبی ہیں تقلید کریں جسطرح ارشاد ہے۔ وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖٓ اِنَّنِيْ بَرَآءٌ
مِّمَّا تَعْبُدُوْنَ ۝ۙ اِلَّا الَّذِيْ فَطَرَنِيْ فَاِنَّهٗ سَيَهْدِيْنِ ۝ وَجَعَلَهَا كَلِمَةًۢ بَاقِيَةً فِيْ عَقِبِهٖ لَعَلَّهُمْ
يَرْجِعُوْنَ ۝ اور جب ابراہیم نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے کہا کہ بیشک میں اُس سے بیزار ہوں
جس کو تم پوجتے ہو سوا اُسکے جس نے مجھے پیدا کیا۔ پس بیشک وہ مجھے ضرور ہدایت کریگا اور
اس (توحید کی بات) کو اللہ نے ابراہیم کی اولاد میں ایک باقی رہنے والا کلمہ بنا دیا تاکہ یہ لوگ

(بقیہ صفحہ گذشتہ) نسبت نہ تھی گویا یوں ہے کہ تم جس دین کو ہدایت سمجھتے ہو اُس سے بھی بہتر یہ دین ہے (خفاجی) لے (مدارک) ۵۲
بعضوں نے کہا ہے۔ برآء۔ فراء نے کہا مصدر مثل عدل کے ہے۔ جمع و تثنیہ نہیں کیا جاتا (کبیر) مما تعبدون۔ من
شئ الا من الذی فطرنی۔ اسم موصول مجرور ماسبق ہے۔ یا یہ کہ الا صفت معنے میں غیر کے اور ما موصوف جسکی تقدیر اسطرح ہے۔
انی براء من الھۃ تعبد ونھا غیر الذی فطرنی (نیشاپوری) عقبہ العقب موخر الرجل۔ واعقاب الرجل
اولادہ (مفردات) عقب الرجل اولاد اور اولاد کی اولاد (صراح) لعلھم یرجعون۔ قتادہ نے کہا کہ (اپنے کفر سے)
توبہ کریں (ابن جریر) ۵۳ ابن عباس و مجاہد و قتادہ نے کہا کہ کلمہ باقیہ لا الہ الا اللہ ہے۔ (ابن کثیر) ۱۲

(ہماری طرف) رجوع کریں۔ پھر اُن کی امیدِ رجوع سے اعراض کرکے فرماتا ہے کہ انھیں رزق کی وسعت اور عمر کی زیادتی جو موجبِ شکر تھی باعثِ زیادتیِ شرک و شدتِ عناد ہوی ۔

بَلْ مَتَّعْتُ هٰٓؤُلَآءِ وَاٰبَآءَهُمْ حَتّٰى جَآءَهُمُ الْحَقُّ وَرَسُوْلٌ مُّبِيْنٌ ۝ وَلَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ وَّاِنَّا بِهٖ كٰفِرُوْنَ ۝ وَقَالُوْا لَوْلَا نُزِّلَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْقَرْيَتَيْنِ عَظِيْمٍ ۝ بلکہ میں نے اُن کو اور اُن کے باپ دادا کو بہرہ مند کیا (تو وہ گمراہ ہوگئے) یہانتک کہ اب اُن کے پاس (قرآن) برحق اور ایک ظاہر رسول آگیا۔ اور جب اُن کے پاس (قرآن) برحق آیا تو کہنے لگے یہ جادو ہے اور بیشک ہم اس کے منکر ہیں۔ اور بولے یہ قرآن اُن دو بستیوں (مکہ اور طائف) میں سے کسی بڑے آدمی پر کیوں نہ نازل کیا گیا۔ کافروں نے سمجھا کہ فضیلت و بزرگی مال و جاہِ دنیوی میں ہے۔ اور کہنے لگے کہ اول تو ہم پیغمبر کو مانتے ہی نہیں اور اگر مانتے تو ایسے کو مانتے جو مال وجاہ میں بڑھا ہوا ہوتا۔ اللہ تعالے اُن کے اس شبہ کا کئی طرح سے جواب دیتا ہے۔ اَهُمْ يَقْسِمُوْنَ رَحْمَتَ رَبِّكَ ۚ نَحْنُ قَسَمْنَا بَيْنَهُمْ مَّعِيْشَتَهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَرَفَعْنَا بَعْضَهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ لِّيَتَّخِذَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا سُخْرِيًّا ۗ وَرَحْمَتُ رَبِّكَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ۝ (اے نبی) کیا یہ تمھارے پروردگار کی رحمت (یعنے نبوت) کو تقسیم

جاءھم الحق ۔ سدی نے کہا کہ جب سید الانبیاء قرآن لیکر آئے تو کافروں نے جادو کہا (ابن جریر) ۲۱ ابن جریر۔ ۲۲ معجزات و دلائل سے آپکی رسالت ظاہر تھی۔ ۲۳ ابن عباس رضی اللہ عنہما اور عکرمہ وغیرہ نے کہا (ابن کثیر) ۲۴ کبیر ۱۲ معیشتھم ۔ معیشۃ آنچہ بداں زندگانی کنند (منتخب) ۲۵ مدارک ۱۲

کرتے ہیں۔ ہم نے (خود) اُن کے درمیان میں انکی معیشت کو دنیوی زندگی میں تقسیم کیا ہے
اور ہم (ہی) نے اُن میں بعض کو بعض پر درجات میں بلندی دی کہ اُن میں سے ایک دوسرے کو
فرمانبردار بنائے۔ اور تمھارے پروردگار کی رحمت (بہت) بہتر اُس (مال و دولت) سے ہے
جو یہ لوگ جمع کرتے ہیں۔ یعنے یہ کہ نبوت دینا ہمارا کام ہے نہ کہ انکا۔ نبوت اور دینی کام تو
خیر۔ دنیوی کام جو بالکل حقیر و ادنےٰ ہیں اُسکی تقسیم بھی تو ہماری ہی تقدیر و تدبیر سے ہوتی ہے
اور دنیا فانی ہے اور دینِ الٰہی جو خاص رحمتِ حق ہے باقی ہے تو یہ عقلمند کا کام نہیں کہ
خسیس شئے کو اشرف شے سے افضل ٹھیرا لے۔ اس کے بعد فرمایا کہ جیسی چاہیے ویسی وسعت
و فراغت انھیں نہیں دیگئی ہے اگر ان پر خوب وسعت کر دیجاتی تو سب کے سب بہ سبب دنیا
کی محبت کے کفر پر تل جاتے جسطرح ارشاد ہے۔ وَلَوْلَآ اَنْ یَّكُوْنَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً
لَّجَعَلْنَا لِمَنْ یَّكْفُرُ بِالرَّحْمٰنِ لِبُیُوْتِهِمْ سُقُفًا مِّنْ فِضَّةٍ وَّمَعَارِجَ عَلَیْهَا یَظْهَرُوْنَ ۝ وَلِبُیُوْتِهِمْ
اَبْوَابًا وَّسُرُرًا عَلَیْهَا یَتَّكِـُٔوْنَ ۝ وَزُخْرُفًا وَاِنْ كُلُّ ذٰلِكَ لَمَّا مَتَاعُ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةُ
عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُتَّقِیْنَ ۝ع اور اگر یہ بات نہ ہوتی کہ سب لوگ ایک ہی طریقہ (کفر) پر ہو جائیں گے

سَقُفًا کی۔ ابو عمرو، فتح سین اور سکونِ قاف سے

ع ۱۰ / ۹

لَمَّا۔ نافع۔ مکی۔ ابو عمرو ابن ذکوان کسائی بغیر تشدید کے اور ہشام وجہ ثانی میں

لہ ابن عباس رضی اللہ عنہما و حسن وغیرہما نے فرمایا (ابن کثیر) معارج ابن عباس رضی اللہ عنہما وغیرہ نے فرمایا سیڑھیاں اور زینے۔ (ابن کثیر) یظہرون۔ ظہرت علی فلان ای علوتہ (تاج) ظہور بر بالاے کسے شدن (کنز) زخرفا۔ ابن عباسؓ وغیرہ نے کہا سونا (ابن کثیر) لغت میں اسکے دو معنی ہیں زینت کے بھی اور سونے کے بھی اگر زینت کے معنے لیں تو سقفا پر عطف ہوگا اور سونے کے معنے لیں تو یوں ہوگا سقفا من فضۃ و زخرف یعنے بعض ایسے اور بعض ایسے (خفاجی) ان کل ذالک لما۔ ان نافیہ ہے لمّا معنے میں الّا کے ہے (خفاجی) ۱۲

تو بیشک ہم اُن کے لئے جو (خدائے) رحمٰن کا انکار کرتے ہیں اُن کے گھروں کی چھتیں چاندی کی بنا دیتے
اور سیڑھیاں (بھی چاندی کی) جن پر وہ چڑھتے۔ اور اُن کے گھروں کے دروازے (بھی) اور تخت
(بھی) جن پر وہ تکیہ لگا کر بیٹھتے (چاندی ہی کے کر دیتے) اور سونے کے (بھی)۔ اور یہ سب صرف
دنیوی زندگی کا سامان ہے۔ اور (اے نبی) آخرت (کی نعمت) تمہارے رب کے ہاں پرہیزگاروں
کے لئے ہی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ "اگر اللہ تعالے کے پاس دنیا کی قدر
مچھر کے پر برابر بھی ہوتی تو اس سے کافر کو ایک گھونٹ پانی بھی نہ پلاتا"[1] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا کہ سونے چاندی کے باسنوں میں کھایا پیا نہ کرو۔ یہ دنیا میں اُن کے لئے ہیں۔ اور آخرت
میں ہمارے لئے ہے"[2] اکثر دنیا کی دولت و ثروت اور کثرت مال و جاہ انسان کو یاد الٰہی سے غافل
کر دیتی ہے اور اللہ سے روگردانی کا سبب ہوتی ہے تو جو اُس سے منہ موڑتا ہے اُسکا ہمنشین شیطان
ہو جاتا ہے جسطرح ارشاد ہے۔ وَمَنْ يَّعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ لَهٗ شَيْطٰنًا فَهُوَ لَهٗ قَرِيْنٌ ۝ وَ
اِنَّهُمْ لَيَصُدُّوْنَهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ۝ حَتّٰۤى اِذَا جَآءَنَا قَالَ يٰلَيْتَ بَيْنِيْ وَ
بَيْنَكَ بُعْدَ الْمَشْرِقَيْنِ فَبِئْسَ الْقَرِيْنُ ۝ وَلَنْ يَّنْفَعَكُمُ الْيَوْمَ اِذْ ظَّلَمْتُمْ اَنَّكُمْ فِي الْعَذَابِ
مُشْتَرِكُوْنَ ۝ اور جو شخص (خدائے) رحمٰن کی یاد سے منہ موڑتا ہے ہم اُس پر ایک شیطان مسلط کر دیتے

يَحْسِبُوْنَ نافع۔ مکی۔ بصری۔ کسائی کسرسین سے۔
جاءانا نافع۔ مکی۔ شامی۔ شعبہ۔ الف تثنیہ سے۔

[1] ترمذی و ابن ماجہ۔ (ابن کثیر) [2] صحیحین یعنے بخاری و مسلم (ابن کثیر) عورتوں کو بھی اسکا استعمال حرام ہے۔ زیور جائز ہے۔
ومن یعش۔ عشی عن کذا اعمی عنه (مفردات) عشی عنه اعرض (مختار) عشا شب کور شدن (کنز)
نقیض۔ تقییض۔ تقدیر کردن (کنز) ۱۲

ہیں تو وہ اسکا ساتھی (بنا رہتا) ہے۔ اور بیشک وہ (شیاطین) انھیں راہِ (حق) سے
روکتے ہیں اور (اسپر بھی) وہ (لوگ) سمجھتے ہیں کہ وہ راہ راست پر ہیں۔ یہانتک کہ جب وہ
ہمارے ہاں آئیگا تو (اپنے شیطان کو دیکھکر) کہیگا اے کاش مجھ میں اور تجھ میں مشرق و مغرب کا
فاصلہ ہوتا پس (تو بہت ہی) بُرا ساتھی ہے۔ اور (اللہ فرمائیگا) جب تم (دنیا میں) ظلم کرچکے ہو
تو آج تمھیں (یہ آرزو) فائدہ نہ دیگی (اسلئے چاہیئے) کہ تم سب عذاب میں شریک ہوں یعنی
جو اللہ تعالے کو بھولتا ہے۔ مراقبہ نہیں کرتا۔ اور اُس سے شرماتا نہیں۔ اور حظوظ نفسانی کی
طرف مشغول ہوجاتا ہے تو ہر سانس میں شیطان اُسے وسوسہ ڈالتا ہے۔ اور گمراہ کرتا ہے۔ ابن عطا
نے فرمایا کہ جو ذکر پر مداومت نہ کرے تو شیطان اُسکا ہمنشین ہوجاتا ہے۔ اور جو ہمیشہ ذاکر رہتا ہے
شیطان کسیوقت اُس کے پاس نہیں آتا۔ سہل نے فرمایا کہ اللہ تعالے جس کے دل کو ملاحظہ فرماتا ہے
کہ وہ اپنے غیر کی جانب متوجہ ہے تو اس سے اعراض فرماکے شیطان کو اُسپر تعینات فرمادیتا ہے تا
اُسے حق سے گمراہ کرے۔ جب یہ شیاطین کے ہمنشین یعنے کفار قریش گمراہی سے نہ پلٹتے اور ایمان
نہ لاتے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم غمگین ہوتے اس لئے آپ کو اسطرح تسلی دیتا ہے۔ اَفَاَنْتَ
تُسْمِعُ الصُّمَّ اَوْ تَهْدِي الْعُمْيَ وَمَنْ كَانَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ تو (اے نبی) کیا تم بہروں کو
سناتے ہو یا اندھوں کو اور انکو جو صریح گمراہی میں (پڑے) ہیں راہِ راست پر لاتے ہو یعنی اے نبی اگر وہ

۱؎ ۲؎ ۳؎ (بیضاوی) ۱۲۔

تمھاری دعوت قبول نہیں کرتے ہیں اور تمھاری نصیحت کا اُن پر اثر نہیں ہوتا ہے تو رنجیدہ نہ ہو کیونکہ
ہم اُن سے تمھارے سامنے یا تمھارے بعد ضرور بدلہ لیں گے اور عذاب کریں گے جسطرح ارشاد ہے
فَاِمَّا نَذْهَبَنَّ بِكَ فَاِنَّا مِنْهُمْ مُّنْتَقِمُوْنَ ○ اَوْ نُرِيَنَّكَ الَّذِيْ وَعَدْنٰهُمْ فَاِنَّا عَلَيْهِمْ مُّقْتَدِرُوْنَ
پھر اگر ہم (جوارِ رحمت میں) تمھیں لیجائیں تو (بھی) بیشک ہم اُن سے بدلہ لینے والے ہیں۔ یا
تمھیں ہم وہ (عذاب) دکھادیں گے جسکا ہم نے کافروں سے وعدہ کیا ہو کیونکہ بیشک ہم اُن پر
قادر ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قلبِ مبارک کو نظر فرمایا کہ
غلبۂ شوقِ ملاقاتِ حق سے پُر ہے۔ اور امتِ مرحومہ کا بھی خیال ہے کہ گمراہ ہونیمیں انکا کیا
حال ہوگا۔ فرمایا کہ فکر نہ کرو۔ تمھیں اپنے وصال سے مسرور کرونگا۔ اور تمھاری امت سے
کافروں کی بلائی دفع کرونگا۔ اسی لیئے سرکارِ عالم فرمایا کرتے تھے کہ میری زندگی اور میری موت
تمھارے لیئے بہتر ہے۔ غرض انکی پاداش دنیا میں ہو یا آخرت میں۔ بہرحال اے نبی تم قرآن مجید کے
احکام پر عمل کرتے رہو جسطرح فرماتا ہے۔ فَاسْتَمْسِكْ بِالَّذِيْٓ اُوْحِيَ اِلَيْكَ ۚ اِنَّكَ عَلٰى صِرَاطٍ
مُّسْتَقِيْمٍ ○ وَاِنَّهٗ لَذِكْرٌ لَّكَ وَلِقَوْمِكَ ۚ وَسَوْفَ تُسْـَٔلُوْنَ ○ وَسْـَٔلْ مَنْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ
مِنْ رُّسُلِنَآ اَجَعَلْنَا مِنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ اٰلِهَةً يُّعْبَدُوْنَ ع پس (اے نبی) تم اُس چیز کو جو تمھاری ع ۱۰
طرف وحی کی گئی ہے مضبوط پکڑلو کیونکہ تم سیدھے راستہ پر ہو۔ اور بیشک یہ (قرآن) تمھارے لیے

لذکر- والذکر الشرف (مفردات و قاموس) ۴۳-

اور تمھاری قوم کے لئے شرف ہے اور (لوگو) تم عنقریب (اس سے) پوچھے جاؤ گے۔ اور (اے
نبی) تم سے پہلے جو ہم نے اپنے رسول بھیجے اُن (کی اُمتوں)[۱] سے پوچھو کیا ہم نے سوائے رحمٰن کے
معبود بنا دیئے تھے جنکی پرستش کیجاتی تھی۔ یعنے قرآن شریف میں ہر قسم کا دینی و دنیوی فائدہ
ہے اور یہ قرآن مجید تا قیامت تمام مخلوق پر حجت ہے اور قومِ عرب کے لئے باعثِ شرف ہے کیونکہ
اُنھیں کی زبان میں نازل ہوا ہے۔ اس میں امت کو اشارہ ہے کہ وہ اقتدار و استقامت میں
مضبوط رہیں کیونکہ عنقریب پُرسش ہونیوالی ہے کہ تم نے اسکا کیا حق ادا کیا اور کہاں تک اسپر
عمل کیا۔ اور اسیطرح تمام انبیا علیہ السلام پر توحید کی وحی ہوتی رہی ہے اسی بنا پر آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا کہ بھلا ان کافروں سے پوچھو تو کہ کیا کبھی انھیں غیر خدا کی پرستش کی
بھی ہدایت کی گئی تھی۔ اسی لئے اس کے بعد حضرت موسےٰ علیہ السلام کا قصہ بیان فرماتا ہے
اس قصہ میں مشرکوں کے لئے عبرت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تسلی ہے۔ وَلَقَدْ
اَرْسَلْنَا مُوْسٰی بِاٰیٰتِنَآ اِلٰی فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ فَقَالَ اِنِّیْ رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ فَلَمَّا جَآءَهُمْ
بِاٰیٰتِنَآ اِذَا هُمْ مِّنْهَا یَضْحَكُوْنَ ۝ وَمَا نُرِیْهِمْ مِّنْ اٰیَةٍ اِلَّا هِیَ اَكْبَرُ مِنْ اُخْتِهَا ؗ وَاَخَذْنٰهُمْ بِالْعَذَابِ
لَعَلَّهُمْ یَرْجِعُوْنَ ۝ اور بیشک و شبہ ہم نے موسےٰ کو اپنے معجزوں کے ساتھ فرعون اور اُسکی گروہ
کی طرف بھیجا تھا تو موسےٰ نے کہا کہ بیشک میں پروردگارِ عالم کا رسول ہوں۔ پس جب وہ ہمارے

[۱] بتقدیر مضاف عبارت ہے یا اُن سے سوال کرنا بمنزلہ اُن کے انبیا سے سوال کرنے کے ہے (خفاجی) اور عبدالرحمٰن بن زید نے فرمایا کہ شبِ معراج جو انبیا جمع ہوئے تھے اُن سے پوچھ لو (ابن کثیر) ۱۲

معجزہ لیکر اُن کے ہاں آئے تو بس لگے وہ معجزوں سے ہنسی کرنے۔ اور ہم انھیں کوئی معجزہ نہیں
دکھلاتے تھے مگر یہ کہ وہ (ایک) دوسرے سے بڑھکر ہوتا تھا۔ اور ہم نے انھیں عذاب میں گرفتار
کیا شاید کہ وہ رجوع کریں لیکن عذاب دیکھکر بھی وہ گناہوں سے باز نہ آئے اور خدا کیطرف
رجوع نہ کیا۔ بلکہ حضرت موسٰی سے اسطرح کہا۔ وَقَالُوا يَا أَيُّهَ السَّاحِرُ ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ
عِنْدَكَ إِنَّنَا لَمُهْتَدُونَ ۝ اور انھوں نے (موسٰی سے) کہا اے جادوگر تیرے پروردگار سے بواسطہ
اُس وعدہ (قبولیتِ دعا) کے جو تجھ سے ہے ہمارے لئے دعا کر۔ (اگر ایسا ہو تو) بیشک ہم ضرور
راہ پر آجائیں گے۔ اور جو عذاب دور ہوا تو ساتھ ہی عہدشکنی کی جسطرح ارشاد ہے۔ فَلَمَّا
كَشَفْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ إِذَا هُمْ يَنْكُثُونَ ۝ پھر جب ہم نے اُن سے عذاب دور کردیا تو بس
وہ عہد توڑ دیتے تھے۔ یہ قومِ فرعون کا حال حضرت موسٰی علیہ السلام سے تھا۔ اور خود فرعون
کا جو حال تھا وہ اسطرح ہے۔ وَنَادَىٰ فِرْعَوْنُ فِي قَوْمِهِ قَالَ يَا قَوْمِ أَلَيْسَ لِي مُلْكُ مِصْرَ وَ
هَٰذِهِ الْأَنْهَارُ تَجْرِي مِنْ تَحْتِي أَفَلَا تُبْصِرُونَ ۝ اور فرعون نے اپنی قوم میں منادی کی کہا
اے میری قوم کیا مصر کی سلطنت میری نہیں ہے؟ اور یہ نہریں میرے (محل کے) نیچے سے
بہ رہی ہیں تو کیا تم نہیں دیکھتے۔ یہ حکومت میری ہے۔ اور جو تمام جہان کے پروردگار کا
رسول ہو اُس سے مصر کی حکومت و ربوبیت کیوں خارج ہوگئی۔ ایسا رسول تو سارکر

یا ایّہ السّاحر شامی ضمہ سے۔ بصری و کسائی بعد یا کے الف زیادہ وقف کرتے ہیں ۱۲

بما عھد۔ با سببیہ اور ما مصدریہ ہے (خفاجی) ینکثون۔ نکث العھد و الحبل فقضہ و بابہ نصر رشتہ شکست عہد شکستن (صراح) ۱۲۔

مخلوق سے مکرم و بہتر ہونا چاہئے تھا۔ بھلا وہ بہتر ہو کہ میں جسطرح فرعون کا قول نقل فرماتا

ہے۔ اَمْ اَنَا خَیْرٌ مِّنْ هٰذَا الَّذِیْ هُوَ مَهِیْنٌ ۵ وَّلَا یَكَادُ یُبِیْنُ ۰ بلکہ میں اس (موسےٰ) سے بہتر

ہوں جو ایک حقیر (آدمی) ہے اور صاف بول بھی نہیں سکتا۔ نہ تو اُسکے رسول کو کسی طرح کی

حکومت ہی ہے اور بوجہ لکنت تقریر بھی ایسی ہے کہ اپنے مطالب کو اچھی طرح بیان نہ کر سکے۔

رسول سے تو اُسکے بھیجنے والے کی شان ظاہر ہونی چاہئے۔ زینت و حشم ملک و خدم کی

ضرورت ہے جسطرح کہتا ہے۔ فَلَوْلَآ اُلْقِیَ عَلَیْهِ اَسْوِرَةٌ مِّنْ ذَهَبٍ اَوْ جَآءَ مَعَهُ الْمَلٰٓئِكَةُ

مُقْتَرِنِیْنَ ۰ تو اسکو سونے کے کنگن کیوں نہ ڈالے گئے یا فرشتے جمع ہو کر اُسکے سات آتے۔ یعنی یا تو

اسکا ہونا چاہئے تھا جسکے لئے ضرور تھا کہ سونے کے کنگن وغیرہ ہوتے یا تائید و تصدیق کے لئے

فرشتے ساتھ رہتے۔ غرض ان مغالطات سے قوم اسکے داؤ میں آگئی اور اسکی مطیع بنکر اللہ تعالےٰ

کی فرمانبرداری سے خارج ہو گئی جسطرح ارشاد ہے۔ فَاسْتَخَفَّ قَوْمَهٗ فَاَطَاعُوْهُ ۰ اِنَّهُمْ كَانُوْا

قَوْمًا فٰسِقِیْنَ ۰ پس فرعون نے اپنی قوم کو احمق بنا لیا تو انھوں نے اسکی اطاعت کی بیشک

وہ نافرمان لوگ تھے۔ پھر نافرمانی بھی اسدرجہ کی کہ ہم جیسے حلیم کو بھی غضب ناک بنا دیا اور

مَهِیْنٌ۔ سفیان نے کہا حقیر۔ قتادہ اور سدی نے کہا ضعیف۔ (ابن کثیر) مہین۔ بالفتح خوار و ضعیف (منتخب) وَلَا یَكَادُ

یُبِیْنُ۔ قتادہ اور سدی اور ابن جریر نے کہا عیّ اللسان یعنے پوری طور سے مطلب ادا کرنے پر قادر نہیں۔ (ابن کثیر) اَسْوِرَةٌ

ابن عباس وغیرہ نے فرمایا کہ زیور جو ہاتھ پر پہنایا جاتا ہے (ابن کثیر) سوار بالکسر یارہ اسورۃ جمع اساورہ جمع الجمع (صراح) یارہ

کنگن (نصیر) فَاسْتَخَفَّ۔ ای حملهم ان یخفوا معه و وجدهم خفافا فی ابدانهم و عزائمهم (مفردات) واستخف

فلانا عن رایه اذا حمله علی الجهل و الخفة و ازاله عما کان علیه من الصواب (قاموس) استخفاف سبک گردانیدن (کنز)

چونکہ وہ بحرِ ضلالت میں غرق تھے اسلئے ہم نے بھی انھیں دریا میں ڈبو دیا جسطرح ارشاد ہے

فَلَمَّآ اٰسَفُوْنَا انْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَاَغْرَقْنٰهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝ فَجَعَلْنٰهُمْ سَلَفًا وَّمَثَلًا لِّلْاٰخِرِيْنَ ۝ پھر جب

انھوں نے ہمیں غصہ دلایا تو ہم نے اُن سے بدلہ لیا پس ہم نے ان سب کو ڈبو دیا اور ہم نے

انھیں پچھلوں کے لئے عبرت اور کہاوت بنا دیا یعنے جو ان فرعونیوں کے سے عمل کریں انکا بھی

حال ہوگا کیونکہ سلف کے قدم بہ قدم چلے اور جو ان سے نصیحت لے تو وہ اُن کے لئے عبرت

ہے۔ پھر جسطرح فرعون اپنی قوم کو مغالطہ دیکر اپنے دام میں لایا اُسیطرح بعضے مشرک سے

۱۱ع سُلُفًا حمزہ وکسائی دو ضمہ سے پڑھتے ہیں یہ سلف کی جمع ہے۔

اٰسفونا۔ علی بن ابی طلحہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ آسفونا کے معنے اسخطونا ہے اور ضحاک نے بھی انھیں سے روایت کی کہ آسفونا کے معنے اغضبونا ہے اور بہت سے مفسرین بھی یہی معنے لیتے ہیں (ابن کثیر) امام ابوعبداللہ الرضا رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ بیشک اللہ رنجیدہ نہیں ہوتا جیسے ہم رنجیدہ ہوتے ہیں لیکن اُس کے اولیاء رنجیدہ ہوتے اور خوش ہوتے ہیں۔ پس اللہ تعالے نے انکی خوشنودی کو اپنی خوشنودی اور ان کے غضب کو اپنا غضب ٹھہرایا۔ اور اسیطرح یہ حدیث قدسی ہے کہ اللہ تعالے نے فرمایا جسنے میرے ولی کی اہانت کی پس تحقیق کہ وہ مجھ سے لڑنے کے لئے آمادہ ہوا (صافی) ایساف بخشم آوردن۔ (صراح) سلفا۔ السلف المتقدم۔ مصدر ہے بطور مبالغہ یہاں اشخاص مراد ہیں اور معنے میں متقدمین اور ماضیین کے ہے یا جمع سالف ہے جیسے خدم جمع خادم (خفاجی) السلف المتقدم (مفردات) فراؤ زجاج نے کہا کہ ہم نے انھیں سابق و متقدم کیا تا پچھلے لوگ عبرت و نصیحت لیں (کبیر) اسلئے ترجمہ میں عبرت کے معنے لئے گئے۔ ورنہ لفظی معنی متقدم کے ہیں۔ مثلاً۔ المثل داستان (صراح) لہ جب سورہ انبیاء میں یہ آیت نازل ہوئی (اِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ) بیشک تم اور جسے تم اللہ کے سوا پوجتے ہو دوزخ کے ایندھن ہیں۔ تو ولید نے عبداللہ ابن زبعری سے کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہتے ہیں کہ ہم اور ہمارے معبود دوزخ کے ایندھن ہیں۔ اس نے کہا کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے کہیں کہ ہم فرشتوں کو اور یہود عزیر کو اور نصاری عیسے کو پوجتے ہیں تو کیا یہ سب دوزخ میں ہوں گے۔

۵۷ کفار قریش کو دھوکا دیا چنانچہ ارشاد فرماتا ہے۔ وَلَمَّا ضُرِبَ ابْنُ مَرْيَمَ مَثَلًا اِذَا قَوْمُكَ مِنْهُ يَصِدُّوْنَ ۝ وَقَالُوْٓا ءَاٰلِهَتُنَا خَيْرٌ اَمْ هُوَ مَا ضَرَبُوْهُ لَكَ اِلَّا جَدَلًا بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُوْنَ ۝ اور (اے نبی) جب ابن مریم کی مثال بیان کیگئی تو بس تمھاری قوم اس (کے سننے) سے ہنسنے لگی۔ اور بولی کیا ہمارے معبود اچھے ہیں یا ابن مریم۔ اور انھوں نے یہ (مثال) صرف تم سے جھگڑنے کو بیان کی۔ بلکہ یہ لوگ جھگڑالو ہی ہیں۔ یعنے یہ لوگ عیسے علیہ السلام کے متعلق جو باتیں بیان کرکے خوش ہوتے اور چلّاتے ہیں کہ عیسے کی بھی عبادت ہوتی ہے تو انھیں بھی دوزخ میں جانا چاہئے۔ اُس کے جواب میں اسطرح ارشاد فرماتا ہے۔

۵۹ اِنْ هُوَ اِلَّا عَبْدٌ اَنْعَمْنَا عَلَيْهِ وَجَعَلْنٰهُ مَثَلًا لِّبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۝ وَلَوْ نَشَآءُ لَجَعَلْنَا مِنْكُمْ مَّلٰٓئِكَةً فِي الْاَرْضِ يَخْلُفُوْنَ ۝ وہ صرف ایک بندے تھے کہ جن پر ہم نے احسان کیا۔

(بقیہ صفحہ گذشتہ) پھر اللہ نے ان کے رد میں یہ آیت نازل فرمائی۔ اِنَّ الَّذِيْنَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِّنَّا الْحُسْنٰٓى اُولٰٓئِكَ عَنْهَا مُبْعَدُوْنَ۔ بے شک جن کے لئے ہماری طرف سے بھلائی کا وعدہ پہلے ہوچکا ہے وہ لوگ دوزخ سے دور رکھے جائینگے (ابن کثیر از محمد بن اسحاق) اور یہ آیت ولما ضرب ابن مریم الخ۔ اتری۔ یعنے جب ابن زبعری نے عیسے علیہ السلام کے لئے مثال بیان کی تو کافر اس مثال سے کہلاریاں مارنے لگے۔ اس لحاظ سے کہ اب آنحضرت سے جواب نہ بن پڑیگا۔ اور بولے کہ ہمارے معبود تو تمھارے پاس عیسے سے بہتر نہیں ہیں۔ جب عیسے دوزخ میں جائیں گے تو ہمارے بت بھی جائیں گے۔ اُس کا جواب آیندہ آیت میں دیتا ہے۔ کہ وہ تو برگزیدہ بندے ہیں۔ جو اپنی جہالت سے انکی پرستش کریگا وہ خراب ہوگا۔ اُنپر کیا گناہ ہے۔ یصدون۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بہت لوگوں نے روایت کی کہ اسکے معنے یضحکون ہیں۔ یعنے ہنستے ہیں اور اس سے تعجب کرتے ہیں۔ اور ابراہیم نخعی نے کہا یعرضون یعنے روگردان ہوتے ہیں (ابن کثیر) صد یصد بالضم ویصد بالکسر صدا و صدیدا عج وضج (تاج العروس) صدود بانگ کردن از باب نصر و ضرب (صراح) ۱۲۔

يَصِدُّوْنَ نافع شامی کسائی رضم صاد سے بعضوں نے کہا یہ دو لغتیں ایک معنے کے ہیں اور بعضوں نے دونوں میں فرق بیان کیا اور کہا یہ صدود سے ہے یعنے حق سے روکنا۔

بنی اسرائیل کے لئے انھیں (اپنی قدرت کی) ایک مثال بنائی۔ اور اگر ہم چاہیں تو بیشک تم
میں سے فرشتے بنائیں کہ (وہ) زمین میں (تمھارے) جانشین بنیں۔ اللہ تعالے فرماتا ہے کہ عیسے
علیہ السلام تو محض ایک بندے تھے جنھیں ہم نے نبوت و رسالت سے سرفراز فرمایا اگر ان کی
کوئی پرستش کرے تو وہ معذب ہوگا۔ عیسے کا اسمیں کیا قصور ہے۔ رہا انھیں بغیر باپ کے
پیدا کرنا یہ ہماری قدرت کی نشانی ہے۔ اگر ہم چاہتے تو تمھی میں سے فرشتے پیدا کرتے۔ تاکہ ہم تمھیں
اپنی قدرت کا معائنہ کرائیں اور وہ تمھارے جانشین ہوتے۔ پھر آل حال عیسے علیہ السلام بیان
فرماتا ہے۔ وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ فَلَا تَمْتَرُنَّ بِهَا وَاتَّبِعُوْنِ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ○ وَلَا
يَصُدَّنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ ۚ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ○ وَلَمَّا جَآءَ عِيْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ قَالَ قَدْ جِئْتُكُمْ بِالْحِكْمَةِ وَلِاُبَيِّنَ
لَكُمْ بَعْضَ الَّذِيْ تَخْتَلِفُوْنَ فِيْهِ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ○ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ رَبِّيْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ؕ
هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ○ اور (اے نبی کہدو) بیشک و شبہ عیسے (کے آنے) سے قیامت کا علم (حاصل ہوگا)

سلہ اس صورت میں من تبعیضہ ہوگا اور ابن عباس و سدی کا بھی یہی قول ہے۔ مجاہد نے کہا کہ من بدلیت کے لئے ہے۔
(ابن کثیر، تفسیر کبیر) وانہ لعلم للساعۃ۔ یعنے عیسے علیہ السلام کا روز قیامت سے پہلے نازل ہونا فریابی و سعید بن منصور
و مسدد و عبد بن حمید و ابن ابی حاتم و طبرانی متعدد طرق کے ساتھ ابن عباس سے راوی ہیں (در) سلہ عیسے قیامت کی ایک
علامت ہیں ان کے آنے سے قیامت کا قرب معلوم ہوتا ہے۔ خود انھیں علم کہنا مبالغہ ہے گویا کہ وہ قرب قیامت کے لئے
نفس علم ہیں (خفاجی) اور دوسری قرارت وانہ لعلم بھی اس معنی کی تاکید کرتی ہے (ابن کثیر) مصنوعی عیسے اپنے قادیانی
کتاب الوصیۃ صفحہ ۱۰ میں تحریر کرتے ہیں کہ خدانے مجھے میری وفات سے اطلاع دی ہے اور فرمایا کہ تمام حوادث اور عجائبات
قدرت دکھلانے کے بعد تمھارا حادثہ آئیگا۔ ہم قادیانیوں سے پوچھتے ہیں کہ تمام حوادث اور عجائبات قدرت تو ہوئے دو

ہے۔ پس تم قیامت میں شک نہ کرو۔ اور میری پیروی کرو یہی سیدھی راہ ہے۔ اور تمھیں شیطان
(میری اتباع سے) نہ روکے کیونکہ وہ تمھارا کھلا دشمن ہے۔ اور جب عیسےٰ معجزے لیکر آئے وہ
(لوگوں سے) بولے کہ میں تمھارے پاس حکمت لیکر آیا ہوں۔ اور اسواسطے (آیا ہوں) کہ بعض
وہ چیزیں جن میں تم اختلاف کرتے تھے تمھارے لئے بیان کردوں۔ پس تم اللہ سے ڈرو اور
میری اطاعت کرو بیشک اللہ ہی میرا پروردگار اور تمھارا پروردگار ہے تو اسی کی عبادت کرو
یہی سیدھی راہ ہے۔ سیدھی راہ اس لئے ہے کہ اسمیں نہ افراط ہے۔ اور نہ تفریط۔ نہ نصرانیوں کی
طرح عیسے علیہ السلام کو خدا کا بیٹا کہو۔ نہ یہودیوں کی طرح ان پر تہمت لگاؤ۔ چنانچہ عیسے علیہ السلام نے
بھی اسیطرح کہا۔ اور جو اسمیں بھی اختلاف کرے تو وہ دردناک روز سے ڈرے جو آرہا ہے جسطرح

65. فَاخْتَلَفَ الأَحْزَابُ مِنْ بَيْنِهِمْ فَوَيْلٌ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْ عَذَابِ يَوْمٍ أَلِيمٍ

(بقیہ صفحہ گذشتہ) صرف دو چار ہی حادثے اور عجائبات قدرت بھی مرزا صاحب کی موت کے پہلے نہ ہوے۔ ہاں یہ عجیب بات ضرور ہوی کہ مرزا صاحب کو حج نصیب نہ ہوا۔ اور مکہ مدینہ میں ان کے مذہب کی اشاعت نہ ہوی۔ جو جگہ کہ جھوٹے اور سچے کی کسوٹی ہے۔ اور صحیح حدیث میں آیا ہے کہ ایمان آخری زمانہ میں مدینہ میں اسطرح جائیگا جسطرح سانپ اپنی بانبی میں جاتا ہے۔ اور اسلام کی عام ترقی مشرق و مغرب میں جو عیسے علیہ السلام کے زمانہ میں ہونیوالی ہے وہ بھی نہ ہوی۔ بلکہ تمام اہل اسلام کو مرزا صاحب کفر کا الزام لگا کے اور باہم پھوٹ ڈال کے اپنے گڑھے میں سو گئے۔ کاش اب بھی قادیانیوں کی آنکھیں کھل جائیں اور سمجھتے کہ مسیح موعود کے آنیکی جو اہل اسلام کو خوشی ہے وہ صرف اشاعت اسلام کی ہے۔ جسکی بشارت احادیث میں موجود ہے (مناظرہ) ایک اہل سنت نے ایک قادیانی سے کہا۔ کہ تمھارے عیسے کی امت جب مشرق و مغرب میں پھیل جائیگی جسطرح احادیث میں ہے تو ہم بھی اسوقت معتقد ہو جائیں گے۔ ورنہ کیوں سلف کے اعتقاد سے روگردان ہوں۔ قادیانی نے کہا کہ تھوڑے ہی روز میں دیکھ لوگے۔ ابھی وقت آجاتا ہے۔ وہ تو نہ ہوا۔ بلکہ مرزا صاحب کا وقت آگیا اور قادیانی بجائے بڑھنے کے گھٹنے لگے۔ ۱۲۔

يَنظُرُونَ إِلَّا السَّاعَةَ أَن تَأْتِيَهُم بَغْتَةً وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ۝ پس اُن میں سے جماعتیں مختلف

ہوگئیں تو جنھوں نے ظلم کیا اُن کی دردناک دن کے عذاب سے خرابی ہے. وہ قیامت ہی

کے منتظر ہیں کہ اُن پر یکایک آجائے اور وہ واقف بھی نہ ہوں. جب اللہ تعالےٰ نے فرمایا

کہ وہ قیامت کا انتظار کرتے ہیں تو اسکے بعد اُن احوال کا ذکر فرمایا جو قیامت سے متعلق

ہیں۔ الْأَخِلَّاءُ يَوْمَئِذٍ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ إِلَّا الْمُتَّقِينَ ۝ يَا عِبَادِ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ

وَلَا أَنتُمْ تَحْزَنُونَ ۝ الَّذِينَ آمَنُوا بِآيَاتِنَا وَكَانُوا مُسْلِمِينَ ۝ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ أَنتُمْ وَأَزْوَاجُكُمْ

تُحْبَرُونَ ۝ يُطَافُ عَلَيْهِم بِصِحَافٍ مِّن ذَهَبٍ وَأَكْوَابٍ وَفِيهَا مَا تَشْتَهِيهِ الْأَنفُسُ وَتَلَذُّ

الْأَعْيُنُ وَأَنتُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ۝ وَتِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِي أُورِثْتُمُوهَا بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ۝ لَكُمْ فِيهَا

فَاكِهَةٌ كَثِيرَةٌ مِّنْهَا تَأْكُلُونَ ۝ اُس روز دوست ایک دوسرے کے دشمن ہوجائیں گے مگر

متقین (کہ انکی دوستی باقی رہیگی - اور ہم اُنسے کہیں گے) اے میرے بندو آج نہ تمھیں خوف ہے

ان تاتیھم - ساعۃ سے بدل ہے (بیضاوی) تحبرون - الحبر بالکسر اثر النعمۃ والحسن والسماء وبالفتح السرور (قاموس) حبو س وحبرۃ شاد کردن یحبرون ای ینعمون ویکرمون ویسرون (صراح) سورۂ روم کے دوسرے رکوع میں اسکی تفسیر ہوچکی ہے - صحاف - صحفہ - کاسۂ بزرگ - جمع صحاف (صراح) صحفہ وہ پیالہ جس میں چار پانچ شخص کھاسکیں (نفائس) اکواب - الکوب قدح لا عروۃ له (مفردات) کوب - قدح - (کنز) تلذ - اصل میں تتلذ تھا - ۱؎ ابن عباس رضی اللہ عنہما مجاہد وقتادہ رحمہم نے فرمایا کہ قیامت کے روز ہر دوستی بدلکر دشمنی ہوجائیگی سوا پرہیزگاروں کی دوستی کے (ابن کثیر) اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جن دو آدمیوں میں اللہ کے لئے محبت ہو ان دونوں میں سے ایک مشرق میں اور دوسرا مغرب میں ہو تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اُن دونوں کو جمع کرکے فرمائیگا۔ یہ تیرا دوست ہے جس سے تونے میرے واسطے محبت کی تھی (ابن کثیر از ابن عساکر) ۲؎ (بیضاوی) ۱۲

ع ۱۱ / ۲

یٰعِبَادِیْ نافع - بصری شامی - وصل و وقف میں بہ زیادتی یاء ساکنہ - اور شعبہ وصل میں یاء مفتوح اور وقف میں یائے ساکنہ سے

تَشْتَھِیْ مکی - بصری شعبہ - حمزہ - کسائی - وصل میں بغیر ہائے ضمیر و سقوط یا سے -

اور نہ تم غمگین ہوگے (یہ) وہ لوگ ہیں جو ہماری آیتوں پر ایمان لائے اور فرمانبردار رہے (کہا جائیگا) تم اور تمھاری بیبیاں جنت[1] میں داخل ہو۔ تم خوش کئے جاؤ گے۔ اُن پر سونے کی قابوں اور پیالوں کا دور چلیگا اور جو جی چاہے اور (جس سے) آنکھیں لذت پائیں بہشت میں (موجود) ہے اور (کہا جائیگا کہ) تم اس میں ہمیشہ رہوگے اور یہ وہی جنت ہے جسکے تم وارث[2] بنائے گئے ہو بسبب اُن اعمال کے جو تم کرتے تھے اسمیں تمھارے لئے کثرت سے میوے ہیں جن میں سے تم کھاتے ہو۔ پھر وعدہ کے بعد وعید کا بیان فرماتا ہے۔ اِنَّ الْمُجْرِمِيْنَ

فِيْ عَذَابِ جَهَنَّمَ خٰلِدُوْنَ ۝ لَا يُفَتَّرُ عَنْهُمْ وَهُمْ فِيْهِ مُبْلِسُوْنَ ۝ وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْا

[1] عکرمہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت میں جو بندہ کہ سب سے کم درجہ والا ہوگا جسکے بعد کوئی جنت میں داخل نہ ہوگا اسکی نعمتوں کی یہ کیفیت ہوگی کہ اسکی نظر کے سامنے سو برس کی دوری تک سونے کے محل اور موتی کے قبے ہوں گے اور انمیں ایک بالشت بھر جگہ بیکار نہ ہوگی۔ اور اسکے کھانے کے وقت صبح وشام ستر ستر ہزار سونے کے پیالے پیش ہوا کریں گے۔ اور ہر پیالہ میں جس رنگ کا کھانا ہوگا دوسرے میں اسکے سوا دوسرے رنگ کا ہوگا۔ اسکی خواہش اول سے آخر تک یکساں ہوگی۔ اگر ان میں سے ایک خوان نعمت تمام زمین والوں کے لئے اتارا جائے تو سب کے لئے کافی ہوگا اور جو کچھ اس جنتی کو دیا گیا اسمیں سے کچھ بھی کم نہ ہوگا (ابن کثیر از عبد الرزاق) اسی کے قریب قریب ابن ابی حاتم اور امام احمد نے بھی روایت کی ہے [2] ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر دوزخی کو اسکا جنتی مکان دکھایا جائیگا تو وہ حسرت سے کہیگا کاش مجھے اللہ تعالے ہدایت کرتا تو میں بھی پرہیزگاروں میں سے ہو جاتا۔ اور ہر جنتی شخص کو بھی اسکا دوزخی گھر دکھایا جائیگا تو کہیگا کہ ہم سے ممکن نہ تھا کہ ہم راہ پاتے اگر اللہ ہمیں ہدایت نہ فرماتا۔ یہ کلمہ اسکی طرف سے شکریہ کا ہوگا۔ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر شخص کیلئے اسکا ایک مکان جنت میں ہے اور ایک مکان دوزخ میں۔ پس کافر مومن کے دوزخی مکان کا وارث ہوتا ہے۔ اور مومن کافر کے جنتی مکان کا مالک ہوتا ہے (ابن کثیر از ابن ابی حاتم) یُفَتَّرُ الفتر سکون بعد حدۃ ولین بعد شدۃ وضعف بعد قوۃ (مفردات) التفتیر سست کردن (کنز) فیہ ضمیر کا مرجع عذاب ہے (ابن جریر) ۱۲—

هُمُ الظّٰلِمِيْنَ ۝ بیشک گنہگار عذاب جہنم میں ہمیشہ رہیں گے (جو) ان سے ذرا (بھی) کم نہ کیا جائیگا
اور وہ اُس میں (اپنی نجات سے) مایوس رہیں گے اور ہم نے اُن پر ظلم نہیں کیا ولیکن
وہی ظالم تھے۔ اور جب وہ تخفیفِ عذاب سے مایوس ہوگئے تو داروغہ دوزخ کو پکار کر
اسطرح کہنے لگے ۔ وَنَادَوْا يٰمٰلِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ قَالَ اِنَّكُمْ مّٰكِثُوْنَ ۝ اور پکاریں گے کہ اے
مالک (اپنے رب سے عرض کر) کہ تیرا پروردگار ہمارا فیصلہ کر ڈالے۔ وہ کہیگا بیشک تم ہمیشہ رہنے
والے ہو۔ بعد تہدید عذاب پھر قریش کے سبب شقاوت یعنے حق بات سے مخالفت و دشمنی
کرنے کو بیان فرماتا ہے۔ لَقَدْ جِئْنٰكُمْ بِالْحَقِّ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَكُمْ لِلْحَقِّ كٰرِهُوْنَ ۝ اَمْ اَبْرَمُوْٓا اَمْرًا
فَاِنَّا مُبْرِمُوْنَ ۝ اَمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّا لَا نَسْمَعُ سِرَّهُمْ وَنَجْوٰىهُمْ ؕ بَلٰى وَرُسُلُنَا لَدَيْهِمْ يَكْتُبُوْنَ ۝
(اے کفار) بیشک و شبہ ہم تمھارے پاس (دین) حق لائے ولیکن تم میں کے اکثر حق سے نفرت
کرتے ہیں۔ کیا انھوں نے کوئی (بری) بات ٹھان لی ہے تو بیشک ہم نے (بھی اسکا بدلہ)
ٹھان لیا ہے۔ کیا یہ لوگ سمجھتے ہیں کہ ہم انکی چھپی باتوں اور سرگوشیوں کو نہیں سنتے۔ ہاں
(ضرور سنتے ہیں) اور ہمارے بھیجے ہوئے (فرشتے) جو اُن کے پاس ہیں لکھ لیتے ہیں۔ یعنی جب وہ

سلہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم منبر پر پڑھتے تھے ونادوا یامالک لیقض علینا ربک - یعنے پکاریں گے
اے مالک ہماری روحوں کو تیرا رب قبض کرے تاکہ ہم جس تکلیف میں ہیں اُس سے راحت ملے (ابن کثیر از بخاری)
۲ ابرموا - ابرم الشیٔ احکمہ (مختار) ابرام - استوار کردن وملول کردن (کنز) سلہ مجاہد نے کہا (ابن کثیر)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی مکر کرینگا مستحکم ارادہ کر لیتے ہیں تو ہم بھی پوری طور سے
بدلہ لیتے ہیں۔ یعنے وہ تکذیب[ل] پر متفق تو ہم انکی تعذیب پر آمادہ ہیں۔ یا انھوں نے یہ سمجھا کہ اعتقاد
باطنی شئے ہے اور اللہ تعالے انکی پوشیدہ باتیں اور انکی سرگوشیاں نہیں سنتا ہے۔ اسکے جواب
میں فرمایا کہ ہم سب کچھ جانتے ہیں۔ اور ہمارے فرشتے سب کچھ لکھ لیتے ہیں۔ بعد ذکر ملا کہ آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتا ہے کہ ان کافروں سے کہدو کہ تم جسطرح فرشتوں کو بیٹیاں کہتے ہو
ع ۸۱ اگر یہ بات سچ ہوتی تو میں تم سے پہلے انکی پرستش کرتا جسطرح فرماتا ہے۔ قُلْ اِنْ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ
وَلَدٌ فَاَنَا اَوَّلُ الْعٰبِدِيْنَ ۝ (اے نبی) کہو کہ اگر (بفرض محال) رحمٰن کے اولاد ہوتی تو میں سب سے
(وُلْدٌ حمزہ۔ کسائی جمع سے۔)
پہلے عبادت کرنیوالا ہوتا۔ کیونکہ اللہ تعالے نے مجھپر سب سے زیادہ رحم فرمایا ہے تو مجھے اس کی
رضامندی کی طلب بھی سب سے زیادہ ہونی چاہئے۔ اور کمال رضامندی اولاد کی خوشنودی
میں ہے۔ لیکن جب اسے اولاد ہی نہیں ہے تو انکی پرستش کیسی۔ اسی لئے اپنی تنزیہ اسطرح بیان
ع ۸۲ فرماتا ہے۔ سُبْحٰنَ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ۝ آسمانوں کا
اور زمین کا پروردگار، عرش کا مالک اس سے پاک ہے جو یہ بیان کرتے ہیں۔ اپنی تنزیہ کے بعد کافروں
ع ۸۳ کی تہدید کا حکم فرماتا ہے۔ فَذَرْهُمْ يَخُوْضُوْا وَيَلْعَبُوْا حَتّٰى يُلٰقُوْا يَوْمَهُمُ الَّذِيْ يُوْعَدُوْنَ ۝
تو (اے نبی) انھیں چھوڑدو کہ بک بک کرلیں اور کھیل لیں یہانتک کہ وہ اپنے اس دن سے

ل قتادہ نے کہا (ابن کثیر) يَخُوْضُوْا۔ الخوض هو الشروع في الماء والمرور فيه واكثر ما ورد في القرآن ورد فيما يذم الشروع فيه (مفردات) خوض۔ در رفتن در باطل (کنز) ۱۲

ملیں جسکا اُن سے وعدہ کیا جاتا ہے۔ پھر اپنی تنزیہ (یعنے زمین و آسمان میں ایک ہی خدا ہے
تو اسکے غیر کی عبادت باطل ہے) اسطرح فرماتا ہے۔ وَهُوَ الَّذِي فِي السَّمَاءِ إِلَٰهٌ وَفِي الْأَرْضِ
إِلَٰهٌ وَهُوَ الْحَكِيمُ الْعَلِيمُ ۝ وَتَبَارَكَ الَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَعِنْدَهُ عِلْمُ
السَّاعَةِ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ۝ اور وہی ذات ہے جو معبود ہے آسمان میں اور معبود ہے زمین
میں (یعنے دونوں جگہ وہی مستحق عبادت ہے) اور وہی حکمت والا دانا ہے۔ اور بڑی برکت والا
ہے وہ جسکے لئے آسمانوں کی اور زمین کی اور اسکی بادشاہت جو ان دونوں کے درمیان
میں ہے۔ اور اسی کے پاس ہے قیامت کا علم اور اسی کی طرف تم سب لوٹائے جاؤ گے
یعنے اگر کافر اپنے بتوں کی عبادت سے انکار کرکے ان کے شفیع ہونے کا دعوے کریں تو
یہ بھی باطل ہے۔ کیونکہ شفاعت تو وہی کریں گے جو حق تعالےٰ کی وحدانیت کا اقرار کریں
جسطرح ارشاد ہے۔ وَلَا يَمْلِكُ الَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ الشَّفَاعَةَ إِلَّا مَنْ شَهِدَ
بِالْحَقِّ وَهُمْ يَعْلَمُونَ ۝ اور خدا کے سوا جنھیں یہ لوگ پوجتے ہیں وہ سفارش
کا اختیار نہیں رکھتے مگر جس نے حق (بات) کی گواہی دی اور وہ جانتے (بھی)
ہیں۔ یعنے بت کافروں کی شفاعت نہیں کرسکتے۔ ہاں یہ شفاعت کا کام تو انھیں
لوگوں کا ہے جو زبان سے توحید کی گواہی دیتے ہیں اور دل سے جانتے اور
اسکی تصدیق کرتے ہیں۔ اور خدائے تعالےٰ کی خالقیت کا تو کافروں کو

يُرْجَعُونَ مکی۔ حمزہ۔ کسائی یا سے۔

بھی اقرار ہے۔ پھر شرک پر کیوں اڑے ہوئے ہیں۔ جس طرح ارشاد ہے۔
وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَهُمْ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ فَاَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ۝ وَقِيْلِهٖ يٰرَبِّ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ
قَوْمٌ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ۝ اور (اے نبی) اگر تم ان سے پوچھو کہ انھیں کس نے پیدا
کیا تو وہ ضرور کہیں گے اللہ نے پھر (اس اقرار کے بعد) یہ کہاں بھٹکے
جاتے ہیں۔ قسم ہے نبی کے یارب کہنے کی بے شک یہ ایسے لوگ
ہیں جو کہ ایمان نہیں لاتے۔ پھر اگر اس بیان کے بعد بھی شرک پر اڑے
رہیں تو اے نبی صلے اللہ علیہ وسلم ان سے روگرداں ہو۔ یہانتک کہ
وقت فتح و نصرت آجائے۔ فَاصْفَحْ عَنْهُمْ وَقُلْ سَلٰمٌ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ۝ تو تم اُنسے
منہ پھیر لو اور کہو سلام ہے، بس عنقریب وہ جان لیں گے۔ یعنے انکی کٹ حجتی سے
درگذر و اور رخصتی سلام کہدو۔ عنقریب وہ جان لیں گے۔ اس میں آنحضرت
صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کو تسلی اور کافرونکو تہدید ہے۔ آخر یہی ہوا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ
وسلم کو فتح و نصرت ہوئی اور مشارق و مغارب میں اسلام پھیل گیا۔

ؔ اسی کے قریب قریب ابتدا رسورۃ میں آیت گذری اور مقصود اس سے انھیں آگاہ کرنا ہے کہ باوجود اس اعتقاد کے اجسام خسیسہ اور اصنام خبیثہ جو محض بے جان ہیں کسطرح عبادت کے لایق ہیں۔ **وقیلہ**۔ واو قسمیہ ہے (خفاجی) قیل و قال و قول ہم معنی مصادر ہیں (خفاجی) **سلٰم**۔ مبتدار مقدر کی خبر ہے یعنے امری سلامٌ (خفاجی)

وَقِیْلَہٗ نافع۔ ابن کثیر ابو عمرو ابن عامر۔ کسائی نصب لام و ضم ہا سے۔ محل ساعت پر معطوف ہے۔ کیونکہ علم کی اضافت ساعت کی طرف بطور اضافت مصدر کے مفعول کی طرف ہے۔ معنی اسطرح ہوئے۔ عندہ علم الساعۃ و علم قول الرسول یا فعل ناصب مقدر ہے اور قیل بنا بر مصدریت منصوب ہے۔ تقدیر اسطرح ہے۔ وقال قیلہ تعلمون نافع۔ شامی تا سے۔